اعتکاف کی شرعی حیثیت

صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اعتکاف کا معنی و مفہوم

اعتکاف کے لغوی معنی کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس کی تعظیم کی خاطر اس سے جڑ جانا ہے۔ شریعت میں اعتکاف کا مطلب بطور عبادت مسجد میں ٹھہرنا ہے۔ مسجد میں مقیم ہوکر عبادت کرنے والے کو عاکف اور معتکف کہا جاتا ہے۔ یعنی اعتکاف کرنے والا۔ (لسان العرب ابن منظور ۹:۳۴۰)

اعتکاف کی حقیقت

اعتکاف کی حقیقت خلوت نشینی اور شب قدر کو پانا ہے۔ خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے مسجد میں خود کو مقید کر لینا اعتکاف کی شرعی نیت اور مقصد ہے۔ (مفردات امام راغب اصفہانی، ص۳۴۲)

اعتکاف کی اقسام

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ واجب: وہ اعتکاف جس کی نذر مانی جائے۔ وہ اعتکاف واجب کہلاتا ہے۔

۲۔ سنت موکدہ: رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے۔

۳۔ مستحب: مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ نفلی اعتکاف کرنا مثلاً ہر نماز میں مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرنے سے نفلی اعتکاف کا ثواب ملتا ہے۔ جسے اعتکاف مستحب کہتے ہیں۔

اعتکاف کی شرعی حیثیت

قرآن حکیم سے ثبوت

قرآن حکیم میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو کعبہ معظّمہ کی تعمیر کے بعد اسے

پاکیزگی و طہارت کا مرکز بنانے کی ہدایت کے ساتھ اس کا مقصد طواف کرنے والوں، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک و صاف کرنا قرار دیا گیا۔

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ. (البقرہ: ۲: ۱۲۵)

''اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو''۔ (ترجمہ عرفان القرآن)

اسی طرح سورہ البقرہ میں ہی ارشاد فرمایا گیا:

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ. (البقرہ: ۲: ۱۸۷)

''اور عورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو''۔

سورۃ الحج میں ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ. (الحج، ۲۲: ۲۵)

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور (دوسروں کو) اللہ کی راہ سے اور اس مسجدِ حرام (کعبۃ اللہ) سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں بنایا ہے اس میں وہاں کے باسی اور پردیسی (میں کوئی فرق نہیں)''۔ (ترجمہ عرفان القرآن)

احادیث مبارکہ سے ثبوت

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث مبارکہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاه الله ثم اعتکف ازواجه من بعده. (متفق علیه)

''رسول اقدس ﷺ رمضان المبارک میں آخری عشرہ اعتکاف بیٹھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے ظاہری طور پر پردہ فرمانے کے بعد آپ کی ازواج مطہرات (پاکیزہ بیویوں) نے اعتکاف کیا''۔

(بخاری، کتاب الاعتکاف، ۲/۷۱۳، مسلم، کتاب الاعتکاف، ۲/۸۳۱)

بخاری شریف میں اس حوالے سے مزید روایت کے الفاظ یہ ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يعتكف فى كل رمضان عشرة ايام فلما كان العام الذى قبض فيه اعتكف عشرين يوما. (بخاری، کتاب الاعتکاف ۲/۷۱۹)

''حضور نبی کریم ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرماتے مگر وفات کے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا''۔

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عن النبى صلى ﷺ انه كان اذا اعتكف طرح له فراشه او يوضع له سريره وراء اسطوانة التوبة. (ابن ماجہ، کتاب الصیام، ۱/۵۶۴)

''رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرمایا کرتے تو نبی کریم ﷺ کے لئے ستون توبہ کے عقب میں آپ کا بستر بچھادیا جاتا تھا''۔

امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں:

قالت كان رسول الله ﷺ اذا بقى عشر من رمضان شد مئزره واعتزل اهله. (احمد، المسند، ٦/٦٦)

''آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے دس دن باقی رہ جاتے تو حضور نبی کریم ﷺ اپنا کمر بند کس کر اپنی ازواج مطہرات سے الگ ہوکر عبادت و ریاضت میں مصروف ہوجاتے''۔

مسنون اعتکاف کا ثواب

امام طبرانی، المعجم الاوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں:

عن النبى ﷺ قال: من اعتكف يوما ابتغاء وجه الله عزوجل جعل الله بينه وبين النار ثلاث خنادق كل خندق ابعد مما بين الخافقين. (الطبرانی، المعجم الاوسط ۷/۲۲۰)

''نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کردیتا ہے اور ہر خندق مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ طویل ہوتی ہے''۔

امام بیہقی، شعب الایمان میں حضرت سیدنا امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں اور وہ اپنے عظیم والد گرامی قدر سید الشہداء، امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام الانبیاء، ختم المرسلین رسول رب العلمین رحمۃ للعلمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من اعتکف عشرا فی رمضان کان کحجتین و عمرتین.

’’جو شخص رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے‘‘۔

امام ابن ماجہ اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کے اجر و ثواب کے بارے میں ارشاد فرمایا:

هو يعتكف الذنوب ويجرى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها.

(ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، ۱/۵۶۷)

’’اعتکاف گناہ سے روک دیتا ہے اور معتکف کو ایسی نیکیاں دی جاتی ہیں جو تمام نیکیوں پر عمل کرنے والوں کو دی جاتی ہیں‘‘۔

اعتکاف کی شرائط

۱۔مسلمان ہونا۔۲۔نیت کرنا۔۳۔عاقل ہونا (مجنون، دیوانے اور پاگل کا اعتکاف معتبر نہیں)۔۴۔مرد کا جنابت سے بالکل پاک ہونا۔۵۔عورت کا حیض و نفاس سے پاک و صاف ہونا۔ ۶۔ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا جہاں باجماعت نماز کا اہتمام ہو۔ ۷۔معتکف کا روزہ دار ہونا۔ ۸۔عورت کا خاوند موجود ہو تو اس کی اجازت سے گھر میں اعتکاف بیٹھنا۔

(نوٹ) صحت اعتکاف کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں۔سمجھ دار اور عاقل بچے کا اعتکاف بھی درست ہے۔

مسنون اعتکاف کے مستحبات و آداب

۱۔ مسجد میں اعتکاف بیٹھنا۔ ۲۔قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنا۔ ۳۔علم سیکھنا اور سکھانا۔ ۴۔سیرت مصطفیٰ ﷺ اور دیگر انبیاء کے حالات کا مطالعہ کرنا۔ ۵۔فضول باتیں نہ کرنا۔ ۶۔ بالکل خاموش نہ رہنا۔ ۷۔غیر شرعی امور سے کلیۃً اجتناب کرنا۔ ۸۔مسجد اور اعتکاف گاہ کی صفائی کا خاص خیال رکھنا۔ ۹۔ ہر وقت باوضو رہنا۔ ۱۰۔حسب ضرورت پردے سے باہر نکلنا۔

اعتکاف کو فاسد (توڑنے) والے امور

۱۔جان بوجھ کر کھانا پینا (روزے کے ساتھ اعتکاف کا بھی ٹوٹنا)۔۲۔مرد کا بغیر کسی شرعی عذر کے مسجد سے باہر نکلنا۔۳۔بیمار کی عیادت کے لئے مسجد سے باہر نکلنا۔۴۔نماز جنازہ کے لئے مسجد سے باہر نکلنا۔ ۵۔اپنی بیوی سے جماع یا اس کی طرف مائل کرنے والے اسباب جیسے بوس و کنار وغیرہ کرنا۔ ۶۔عورت کا بغیر کسی شرعی

عذر کے اپنے گھر کی اعتکاف گاہ سے گھر کے دوسرے حصوں میں جانا۔

جن چیزوں سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا

ا۔بلا قصد و ارادہ بھول کر کھانا پینا (روزے کی طرح اعتکاف کا برقرار رہنا)۔۲۔لباس بدلنا۔۳۔خوشبو لگانا۔۴۔تیل لگانا، کنگھی کرنا۔ ۵۔احتلام ہونا۔ ۶۔انسانی حاجات کے لئے مثلاً باتھ روم مسجد کے ساتھ نہ ہونے کی صورت میں باہر جانا۔ ۷۔مسجد میں جمعہ کا اہتمام نہ ہونے کی صورت میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے جامع مسجد جانا۔ ۸۔عذر شرعی کی بناء پر مسجد سے باہر نکلنے کی صورت میں گزرتے ہوئے بلا توقف بیمار کی خیریت دریافت کرنا۔

اعتکاف کے تقاضے

ا۔معتکف بلا ضرورت غسل نہ کرے۔۲۔جسم کی زیب و زینت کی طرف زیادہ توجہ نہ دے۔۳۔وقت ضائع کرنے اور فارغ بیٹھنے کی بجائے ذکر الٰہی، استغفار اور صلوۃ وسلام کی کثرت کی جائے۔۴۔پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نفلی نمازوں مثلاً اشراق، چاشت اور اوابین کی پابندی کی جائے۔ ۵۔قرآن حکیم کی قرات کے علاوہ ترجمہ اور تفسیر سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ ۶۔دروس قرآن و حدیث اور اخلاقیات و عبادات پر مشتمل لیکچرز کو سنا جائے اور عمل کیا جائے۔ ۷۔کم بولا جائے، اکثر خاموشی اختیار کی جائے۔

اجتماعی اعتکاف اور تحریک منہاج القرآن

بعض حضرات یہ سوال بھی کرتے ہیں کہ منہاج القرآن کی مسجد سے باہر خیموں اور ملحقہ کمروں میں جو لوگ اعتکاف بیٹھتے ہیں وہ چونکہ مسجد سے باہر ہیں لہٰذا ان کا اعتکاف نہیں ہوتا' جس کی ذمہ داری منہاج القرآن کی انتظامیہ پر ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اصل اعتکاف تو مسجد میں ہی ہوتا ہے لیکن معتکفین کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ مسجد میں سما نہیں سکتے۔ لامحالہ ملحقہ درسگاہیں بلکہ رہائش گاہیں یعنی طلبہ کے رہائشی ہاسٹلز اور مسجد سے باہر کا تمام میدان بھی خیمے لگا کر مسجد قرار دے دیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے دنیا کی اکثر دینی جامعات کہ ان سے ملحقہ عمارات بطور درسگاہیں بھی استعمال ہوتی ہیں اور ضرورت پڑنے پر بطور مسجد بھی استعمال ہوتی ہیں بلکہ عام مساجد بھی جمعہ' اجتماعات اور عیدین کے موقع پر جب نمازیوں سے بھر جاتی ہیں تو ملحقہ راستوں' سڑکوں اور خالی پلاٹوں میں بھی صفیں بن جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

فضلت علی الانبیاء بستّ اعطیت جامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنا ئم

وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وار سلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون.

’’مجھے دوسرے نبیوں پر چھ فضائل خصوصی طور پر عطاء ہوئے۔ مجھے جامع کلمات عطا ہوئے (ایک دو لفظوں میں بہت زیادہ مفہوم ادا کیا جاتا ہے) مجھے رعب دیکر میری مدد فرمائی گئی۔ میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں۔ میرے لئے تمام روئے زمین مسجد بنادی گئی اور پاک فرمائی گئی اور مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا اور میرے ذریعے سلسلہ نبوت ختم ہوا۔‘‘ (مسلم)

پس ایسی صورت میں مسجد سے ملحق تمام وہ جگہ جہاں جہاں نمازی صفیں بناتے ہیں مسجد بن جاتی ہے اور ہر نمازی کو مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

منہاج القرآن میں بھی جب کرم کی خصوصی بارش ہوتی ہے اور جب ہزاروں بلکہ لاکھوں کے اجتماعات ہوتے ہیں تو ظاہر ہے ہر نمازی مسجد میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ پس اس مجبوری کی صورت میں جہاں جہاں معتکفین کیلئے توسیعی رہائشیں مسجد کی اطراف میں بنتی ہیں وہ سب مسجد ہی کے حکم میں ہوتی ہیں۔ لہٰذا وہاں گھومنا پھرنا اعتکاف کی حالت میں بالکل جائز ہے اور اس میں کوئی خلل نہیں آتا۔ دوسری طرف یہ توسیع دراصل بامر ِمجبوری‘ عارضی ہوتی ہے لہٰذا ملحقہ عمارات وخیمہ جات باقاعدہ مسجد نہیں اسلئے معتکفین کی ضروریات‘ کھانا پینا‘ دینی لٹریچر کتب کیسٹ وغیرہ کی اس خطے میں خرید وفروخت جائز ہے۔ یونہی کھانے پینے کی اشیاء بھی مخصوص جگہ میں خریدنا بیچنا جائز ہے۔ (شامی‘ ۲:۴۴۹)

یہ تمام اہتمام دراصل اعتکاف ہی کی بنا پر ہے اور معتکفین کی ہی ضرورت وسہولت کی خاطر ہوتا ہے۔ یہ کوئی عام منڈی و بازار نہیں بن جاتا جس کی ممانعت ہے۔ یہ تمام صورت حال‘ نہ ہر جگہ ہے نہ تھی اور نہ ہوگی۔ یہ تو کچھ خوش قسمت جگہ ہوتی ہے جہاں ایک اعتکاف ِسنت ونفل کے ضمن میں مسلمانوں کو اتنی ساری برکتیں‘ سعادتیں اور روحانی کیفیتیں ایک مرکز سے میسر ہوجاتی ہیں۔ یہ مرکزِ فیض، مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے عالمگیر مرکزِ فیض کا ہی مرہون منت ہے...... صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنھم کے مراکز فیض سے فیضیاب ہے...... بغداد‘ اجمیر‘ دہلی‘ لاہور‘ بخارا‘ کوفہ‘ نجف اور سرہند و بریلی کے مراکز سے فیضیاب ہے...... یہ مرکزِ فیض قرآن‘ سنت‘ آثار اسلافِ، فقہ وقانون‘ تصوفِ اسلام کے فیض سے فیضیاب ہے۔ یہاں کالج‘ یونیورسٹی‘ دارالعلوم‘ جامعہ اور خانقاہ کی نورانی شعاعیں یکجا ہوتی ہیں۔ یہاں کسی پر طعن وطنز نہیں ہوتا ہے بلکہ شکستہ دلوں پر مرہم رکھی جاتی ہے۔

(مجلّہ منہاج القرآن اکتوبر 2006ء، ص:۲۵ فتویٰ علامہ مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی مدظلہ)